AHMADYYA MOVEMENT BRITISH-JEWISH CONNECETION

احمدیہ مووومنٹ، انگریز، یہودی تعلقات

(قسط ۱۵)

متحدہ ہندوستان میں مذہبی جنون بڑھتا رہا۔ مذہبی پیشواؤں نے اپنے مذہبی مدمقابل حریف کے خلاف دشنام طراز مہم چلانے میں شائستگی، معقولیت شرم و حیا اور آبرو مندی کے سارے ضابطوں سے آنکھیں بند کر کے رو گردانی اختیار کر رکھی تھی۔ اس شعلہ زاء ماحول میں اکتوبر ۱۸۹۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے وائسرائے ہند لارڈ ایلجن Lord Elgin کے نام ایک عدد اور محضر نامہ ارسال کر دیا۔ جس میں اس نے حکومت برطانیہ کو اخلاقیات کے قواعد و ضوابط تیار کرنے کا یہ مشورہ پیش کیا کہ اپنے مناظروں اور مباحثوں میں مذہبی مناظرہ باز گالم گلوچ اور دشنام طرازی کے استعمال کو کم کر دیں۔ اس عمل کے لئے دائرہ کار کا ضابطہ تیار کیا جائے۔ میرزا غلام احمد قادیانی اس اندیشے کو سمجھ گیا تھا کہ مذہبی مناظرہ بازوں نے ماحول میں جو حدت اور طپش پیدا کر دی ہے۔ نیک دل برطانوی حکومت کے لئے یہ حدت اور طپش ایک آگ کی طرح خطرے کا سبب بن کر انگریز بہادر کے خلاف سیاسی افراتفری کی قیادت کر سکتی ہے۔ مناظرہ بازوں کی یہ ذلیل خبیث اور گالم گلوچ سے بھری ہوئی تحریریں مسلمان جنونیوں کو برطانوی حکومت کے خلاف کسی بھی وقت ۱۸۵۷ء کے طوفانی انقلاب کی طرح ہتھیار اٹھالینے کے لئے مشتعل کر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس محضر نامے کا مطلب یہ تھا کہ وہ دراصل اپنے سامراجی استادوں کے سامنے یہ تجویز پیش کر رہا تھا کہ سامراجی ماسٹر حضرات سیاسی سچائیوں کے اظہار کی روشنی میں مذہبی معاملات کے اندر اپنی غیر جانب دارانہ پالیسی کو اپنائیں۔ یہ مشورہ اپنے برطانوی ماسٹروں کے ساتھ عشق و محبت اور محض وفاداری بانٹنے کے لئے دیا گیا تھا۔ لیکن گوری سرکار نے مرزا قادیانی کے اس مشورے کو مسترد کر دیا اور ان کی تجویز پر کوئی عمل نہ کیا۔(۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے حکومت برطانیہ کو جو توجہ دلائی تھی۔ مذکورہ توجہ کی سیاسی اہمیت پر عبدالرحیم درد قادیانی ان الفاظ سے روشنی ڈالتا ہے عوام کے اندر مذہبی اختلافات کے وہ بھڑکتے ہوئے جذبات جو برطانوی حکومت کی مخالفت پیدا کر رہے تھے۔ حکومت برطانیہ اس سیاسی بغاوت پر آمادہ سرکش جذبات کے بارے میں مشورے حاصل کرنے میں دلچسپی لے رہی تھی یہ ایک فہم و ادراک تھا جس نے انگریز حکومت ۱۸۹۷ء کے انسداد بغاوت ایکٹ پاس کرنے کی طرف راہنمائی کی۔ لیکن اپنے اجراء کے باوجود اس قانون نے ضابطے کی پابندی کرنے کی بجائے وطن میں بے مقصد و آوارہ قسم کی بے اطمینانی کو دوام بخشا۔ درحقیقت یہ قانون زیادہ سے زیادہ کچھ حاصل کرنے کے لئے سود مند نہیں تھا۔ کیونکہ ہندوستان دراصل مذہب کی ایک سرزمین ہے اور یہاں کے باشندے سیاسی مسائل کی بہ نسبت مذہبی مسائل پر بہت جلد بھڑک اٹھنے کی طرف مائل ہیں۔

۱۸۹۷ء کا انسداد بغاوت ایکٹ مذہبی جنگ و قتال کا انسداد کرنے میں ناکام رہا۔ درحقیقت جب یہ قانون پاس کیا جارہا تھا تو حکومت اس (قانون) کے مستقبل کے اہتمام کے بارے میں کوئی صحیح ادراک حاصل نہیں کر سکتی

تھی (بہ حوالہ کتاب The Life of Ahmed تصنیف عبدالرحیم درد قادیانی صفحہ ۴۳۳ طباعت لاہور)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اس بے ہودہ فحش کلامی کے بارے میں انتہائی دلچسپ وضاحت بیان کی جس یاوہ گوئی کو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی پادریوں کے خلاف یکساں طور پر استعمال کرتا تھا۔ مرزا قادیانی نے عیسائیت کے خلاف اپنے مخالفانہ عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہ کہ کر مخالفانہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر حملے کئے کہ یہ نازیبا۔ فحش اور ناشائستہ تحریریں مغلوب الغضب اور طیش میں آجانے والے تیز مزاج مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہیں تاکہ امن و امان بحال کرنے کی خدمت سرانجام دی جاسکے۔ درشت کرخت اور گندی گالیوں سے بھرپور یہ تحریریں پڑھنے کے بعد مسلمان مطمئن ہوگئے ہیں۔ ان کے انتقام لینے والے کینہ پرور مزاج میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو عیسائی پادریوں کی تحریروں سے ایک خطرناک صورتحال پیدا ہو جاتی ثانیاً مرزا قادیانی نے یہ بیان کیا کہ عیسائیت کے خلاف اس کی لکھی ہوئی تحریروں مسلمان ملکوں کے اندر ایک سیاسی وقعت اختیار کر لیں گی۔ اس قسم کے میرے کارناموں کی تفصیل پڑھ لینے کے بعد مسلمان ممالک برطانیہ کی مذہبی پالیسی کی تعریف کریں گے۔ مسلمانوں کے دلوں میں انگریز کی حمایت میں محبت اور الفت کے جذبات پیدا ہوں گے (بہ حوالہ کتاب تریاق القلوب ص ۳۱۷ از مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ قادیانی ۱۸۹۹ء)

مسلمان یہ بھی سوچیں گے کہ انگریز بہادر مسلمانوں کی ہمدردی کی طرف راغب ہے۔ برطانوی حکومت نے اسلام کے خلاف خطرے کا کوئی بھی پہلو اختیار نہیں کر رکھا۔ مذکورہ بالا نتیجے کو ذھن میں رکھتے ہوئے مسلمان ملکوں میں استعماری پراپیگنڈے کی خاطر قادیانی لٹریچر کی ایک بہت بڑی ضخیم تعداد بھیج دی گئی۔ مرزا جی انگریزی سامراج کو یہ تجویز دینے کی جرات ہی نہیں کر سکتا تھا کہ استعمار کی وسعت اور اس کے پھیلاؤ میں عیسائی مشنریاں اصولی طور پر ایک جڑ کی طرح قائم ہیں۔ استعمار جب تک پائیدار رہے گا اس کے مشنری متعلقات اور لاحقے جوں کے توں قائم رہیں گے اس لئے کہ جب تک گورا سامراج زندہ عیسائیت کی مخالفت جاں بر نہیں ہو سکتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے استعمار کو دعائیں دیں لیکن اس کے بچے پر لعنتیں بھیجیں۔ اور تبرے کئے۔ یعنی وہ اونٹ نگلتا رہا لیکن مچھروں کو چھانتا اور بینتا رہا۔

(بہ حوالہ کتاب His. Holiness از Phosmix صفحہ ۶۸) مرزا غلام احمد قادیانی کی دشنام طراز تحریروں اور ذلت آمیز پیش گوئیوں کے جواب میں مسلمان علماء اور پڑھے لکھے طبقے نے یہ منصوبہ تیار کیا کہ قادیانی ٹیکسال میں ڈھلے ہوئے سکے خود مرزا جی ہی کو لوٹا دیئے جائیں (جعفر ٹلی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی شکایت بہ حوالہ گورنمنٹ آف دی پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ پروسیڈنگ فائل نمبر ۲۹ مطابق ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء انڈیا آفس لائبریری لندن)

جعفر ٹلی مرحوم اور دیگر علماء کی شاعری نے مرزا جی کو اور بھی رسوا کر دیا تاہم اس کی مزاحمت کرنے والے قادیانی حملہ آوروں نے ان مولویوں کے خلاف جو مرزا جی کی مخالفت کر رہے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجبور کیا کہ موصوف اس کے جواب میں قانونی تحفظ کی کوشش کریں درحقیقت قادیانی برطانوی حکومت کو ایک گوریلا معاہدے کے دام میں پھانسنا چاہتے تھے۔ کیونکہ ان کی نبوت کاذبہ کی قوت برداشت اپنے مخالفین سے لڑنے کے لئے جواب دے چکی تھی۔ وہ بغیر کسی تعاون کے اپنے مخالفین سے لڑ نہیں سکتے تھے۔ اس کا یہ عقیدہ ہی نہیں تھا کہ وہ کسی منصفانہ مقصد

کی خاطر کام کر سکے۔ وہ ہر ایسی جدوجہد سے ڈرتا تھا جو اس کی ہستی کو کمزور و ضعیف اور ناتواں بنا ڈالے وہ یہ جانتا تھا کہ اس کی نبوت کا ذبہ کسی بھی قسم کا کوئی طوفان پیدا نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی جی نے التجا اور درخواست کی خاطر برطانیہ کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دئیے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی دلی خواہش یہ تھی کہ انگریز بہادر اس کی نبوت کا ذبہ کو چمچ سے کھانے والے ایک لے پالک بچے کی طرح اس کی نگرانی کرے اور اس کی پرورش کرے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا بیان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس یاداشت پر گورنر جنرل بہادر نے کونسل کی ایک میٹنگ میں کسی بھی قسم کا کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں تھے جس کا تعلق کتاب امہات المؤمنین سے تھا نمبر ۲۶۰۲ مورخہ اکتیس دسمبر ۱۸۹۸ء کمشنر لاہور ڈویژن سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ پنجاب گورنمنٹ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اس کارروائی سے مرزا غلام احمد قادیانی کو مطلع کر دیں (فائیل نمبر ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء بہ حوالہ انڈیا آفس لائبریری لندن۔ گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کارروائی (۱۸۴-۱۷۴) فائیل نمبر ۱۳۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء مذہبی نزاعی جنگ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا محضر نامہ بہ حوالہ انڈیا آفس لائبریری لندن۔ گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کارروائی ۱۸۹۸ء محضر ناموں سے متعلقہ کاغذات جو کتاب امہات المؤمنین کے بارے میں انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے پیش کئے گئے۔ امہات المؤمنین کتاب کے خلاف مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی کا ایک مضمون مرزا غلام احمد قادیانی کا محضر نامہ جس میں نزاعی مذہبی مناظرہ بازوں کے بارے میں چند ایک تجاویز شامل ہیں کہ حکومت برطانیہ مذہب کے نزاعی اختلافات کو روکنے کے لئے خوشگوار طریقہ اپنائے اور ہندوستانی حکومت کے نام قانون شکنی کے سدّباب کی خاطر مشورے بہ حوالہ انڈیا آفس لائبریری لندن)

بقیہ از ص ۲۶

اسی طرح آخرت کے لئے بھی ایسے کاموں کی ضرورت ہے کہ ہم کچھ کریں نہ کریں ان کا ثواب ہمیں ہمیشہ ملتا رہے۔ اس کے لئے باقیات صالحات اعمال کی ضرورت ہے یعنی ایسے کاموں کی ضرورت ہے کہ جن کا ثواب مرنے سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد ملتا رہے۔ خصوصاً آخرت میں کہ جو دارالعمل نہیں ہے۔

چنانچہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کو یا اس کے والدین اور اعزہ کو یہ ثواب ہمیشہ ملے تو اس کے لئے ایسے اوقاف قائم کرنے چاہئیں جن کا ثواب اس کو ہمیشہ ملتا رہے۔ اوقاف میں سب سے اہم وقف تو مسجد کا بنانا ہے، جب تک مسجد قائم رہے گی، جتنے لوگ نمازیں پڑھیں گے، بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔ چاہے وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو۔ اسی طرح قبرستان، خانقاہیں اور دینی مدارس کا قیام ہے کہ جن سے ایسے علماء پیدا ہوتے ہیں جو ہزاروں لاکھوں کا دین درست کرتے ہیں، ان کے اس عمل کا ثواب اس بنانیوالے کو بھی ملتا رہے گا، اس لئے جو بھی جائیداد کسی دینی کام کے لئے وقف کی جائیگی اس کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا، ہر شخص کو اپنی حیثیت کے مطابق جہاں تک ہو یہ سلسلہ قائم کرنا چاہیے تاکہ اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے ثواب کا سامان ہوجائے۔ فقط واللہ اعلم۔